اللہ تعالی کی کبریائی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

تمام تعریفیں اُس خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ کے لیے جس نے اپنا ذکر کرنے والوں کو پسند فرمایا، انہیں عُروج وبلندیاں عطا فرمائیں، اور اس ذکر کو قلبی طہارت وپاکیزگی کا ذریعہ بنایا، اور لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہوں نبیٔ کریم، رؤوف الرحیم، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر جنہوں نے اپنی امّت کو ذکرِ خدا کی طرف گامزن کیا، دلوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منوّر کیا، اور معرفت و سُلوک کی راہ پر چلنے کا طریقہ سکھایا۔

اللہ تعالی کی عظمت وکبریائی

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی بڑی عظمت وبزرگی والا ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ﴾[1] "اسی پروردگار کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں"۔ اور فرماتا ہے: ﴿سُبْحَانَهُ هُوَ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾[2] "پاکی ہے اسے، وہی ہے ایک اللہ سب پر غالب"۔

اپنی عظمت قدرت کے ساتھ سب سے بلند مرتبے والا ہے، اپنی قدرتِ کاملہ کے سبب ہر چیز سے بلند وبالا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ﴾[3] "سب سے بڑا بلندی والا ہے"۔ مفسّرین کرام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وَأَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، وخَضَعَ لَهُ الْعِبَادُ طَوْعًا وَكَرْهًا"[4] "اللہ تعالی کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، اور بندے اس کے حضور گڑگڑاتے ہیں، چاہے خوشی سے ہو یا مجبوری سے"۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا

---

(١) پ٢٥، الجاثية: ٣٧.

(٢) پ٢٣، الزمر: ٤.

(٣) پ١٣، الرعد: ٩.

(٤) "تفسير ابن كثير" سورة الرعد، تحت الآية: ٩، ٢/ ٥١٧ ملتقطاً.

وَكَرْهًا﴾[1] "اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوشی سے ہو چاہے مجبوری سے"۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے نبیٔ کریم ﷺ کو حکم دیا کہ اللہ تعالی کی پاکی بیان کریں، ارشاد فرماتا ہے:﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾[2] "اپنے رب تعالی کی ہی بڑائی بولو"۔اسی طرح ہمیں بھی حکم دیا کہ ہم بھی اس کی بڑائی بیان کریں، ارشاد فرمایا: ﴿وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾[3] "اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرنے کے لیے تکبیر کہو"۔ مفسّرین کرام اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "أَيْ: عَظِّمْهُ عَظَمَةً تَامَّةً، فـ"الله أَكْبَرُ" أَبْلَغُ لَفْظَةٍ عِنْدَ الْعَرَبِ فِي مَعْنَى التَّعْظِيمِ وَالْإِجْلَالِ"[4] "یعنی اللہ تعالی کی کبریائی وعظمت کا خُوب چرچا کرو، لہذا لفظ "اللہ اکبر" تعظیم واِجلال کے اندازِ بیان میں اہل عرب کے نزدیک سب سے زیادہ معنی خیز ہے"۔

"اللہ اکبر" کی فضیلت

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی کا ذکر بہت کثرت سے ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے، تکبیر بھی ذکر ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالی کی بڑائی اور عظمت کا اظہار کیا جاتا ہے، اس کی

---

(١) پ١٣، الرعد: ١٥.

(٢) پ٢٩، المدثر: ٣.

(٣) پ١٥، الإسراء: ١١١.

(٤) "تفسير قرطبي" سورة الإسراء، تحت الآية: ١١١، ١٠/ ٣٠٠ ملتقطاً.

فضیلت اور مقام و مرتبہ اللہ کریم کے یہاں بہت بلند ہے، یہ تسبیح اللہ تعالی کو بہت محبوب ہے کہ یہ ایک نفیس اور پاکیزہ کلام ہے، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ»(١) "اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ۴ ہیں: (۱) سبحان اللہ، (۲) الحمد للہ، (۳) لا الہ الا اللہ (۴) اللہ اکبر۔

جانِ برادر! تکبیر ایک عمدہ کلام ہے، جو اسے ایک بار پڑھتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما روایت ہے، کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کی معیّت میں نماز ادا کر رہے تھے، کہ اچانک کسی نے کچھ اس انداز میں تکبیر کہی: "اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً"، مصطفی جانِ رحمت نے فرمایا: «مَن الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟» "کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟" نمازیوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ» "مجھے تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے!"، حضرت ابن عمر

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الآداب، ر: ٥٦٠١، صـ٩٥٤.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ بات سنی ہے، ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا[1]۔

"اللہ اکبر" کہنا دنیا و آخرت میں بھلائی کا سبب ہے

عزیزانِ مَن! تکبیر کہنے والا دنیا و آخرت میں خیر و برکت حاصل کرلیتا ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنی امّت کو اس بات کی تعلیم فرمائی، ایک روایت میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، مجھے کچھ کلمات پڑھنے کی تعلیم دیجیے، سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لله كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ» اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہیں؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «قُلْ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي»[2] لہذا جس نے تکبیر کے معنی اور فضائل کو سمجھ لیا اس نے ذکرُ اللہ کی کثرت اور ثواب کی زیادتی کو پالیا۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ر: ۱٥۰، صـ۲٤۳.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة ...، ر: ٦۸٤۸، صـ۱۱۷۲.

سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "قَوْلُ الْعَبْدِ: "اللهُ أَكْبَرُ" خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"[1] "بندے کا "اللہ اکبر" کہنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے"۔ جس نے معنی ومفہوم جانتے ہوئے تکبیر کہی، اس کے لیے جنّت ومغفرت کی بشارت ہے، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ» "جب بھی کوئی تکبیر کہتا ہے، تو اسے مغفرت کی بشارت دے دی جاتی ہے"، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا وہ جنّت پائے گا؟ مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «نَعَمْ»[2] "ہاں، وہ جنّت پائے گا"۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زبانوں کو ہر وقت تکبیر وذکر سے تر رکھیں۔

تکبیر کہنے کے مواقع

رفیقانِ گرامی قدر! ہمیں ہر وقت، ہر آن، ہر لمحہ اپنی زبان کو تکبیر وذکر، اپنے رب کی نعمتوں کے چرچے، اور شکر کرتے رہنا ہے، کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہمیں بہت سی عبادات کا تحفہ ملا، مثلاً نماز، روزہ، حج، قربانی وغیرہ۔

تکبیر کہنے کا ایک موقع اذان، اِقامت اور نماز کی ابتداء بھی ہے، حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز سے متعلق ارشاد فرمایا:

---

(١) "تفسير القُرطبي" سورة الإسراء، تحت الآية: ١١١، ١٠/ ٣٠٠.

(٢) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه محمد، ر: ٧٧٧٩، ٥/ ٤١١.

«التَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا، وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا»[1] "نماز کی ابتداء تکبیر سے ہے، اور اختتام سلام سے ہے"۔

حضرات محترم! تکبیر کہنے کے مواقع میں تکمیلِ رمضان اور عید الفطر بھی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[2] "تاکہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرو، اس بات پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، اور کہیں تم حق گزار ہو!"۔

اسی طرح عید الاضحی کے موقع پر بھی اللہ تعالی نے ہمیں تکبیر کہنے کا حکم ارشاد فرمایا: ﴿لَنْ يَنَالَ اللهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾[3] "اللہ تعالی کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے، یونہی انہیں تمہارے بس میں کر دیا؛ کہ تم اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرو، اس بات پر کہ تم کو ہدایت فرمائی! اور اے حبیب خوشخبری سناؤ نیکی والوں کو!"۔

---

(١) "سنن الدارقُطني" كتاب الصلاة، ر: ١٣٤٥، ١/ ٤٨٢.

(٢) پ ٢، البقرة: ١٨٥.

(٣) پ ٢، البقرة: ١٨٥.

لفظ "اللہ اکبر" کہنے سے جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں

برادرانِ اسلام! لفظ "اللہ اکبر" کہنے سے جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں، جب بندۂ مؤمن اس کے معنی کو ذہن نشین کر لیتا ہے، تو اس کی برکت سے وہ دنیا وآخرت کی بلندیوں کو چھُوتا ہے، وہ یہ بات جان لیتا ہے کہ اللہ بڑی عظمت وبزرگی والا ہے، وہ قادرِ مطلق ہے، اور یہ اس کا ایک عاجز بندہ اور ادنی غلام ہے، تو وہ اپنے رب تعالی کی شان بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا﴾[1] "اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شَے آسمانوں اور نہ زمین میں، بے شک وہ علم وقدرت والا ہے"۔

اللہ تعالی کا ذِکر ہر حال میں کرنا ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! کثرتِ ذکر محبتِ الٰہی کا اوّلین تقاضا ہے، انسانی فطرت ہے کہ جس چیز سے اُس کا تعلق گہرا ہوتا ہے، اُس کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے، جس سے محبت ہوتی ہے اسے اٹھتے بیٹھتے یاد کیا جاتا ہے، محبوب جس قدر صاحبِ عظمت وشان اور حُسن وجمال کا پیکر ہو گا، مُحب کی زبان پر اپنے محبوب کا ذکر اُسی قدر کثرت سے آئے گا، ایک مؤمنِ کامل کی دلی محبت کا حقیقی مرکز ومحور صرف اللہ تعالی اور رسولِ کریم ﷺ کی ذات ہوا کرتی ہے، کثرت سے ذکر اُسی کا کیا جاتا ہے جس سے شدید محبت ہو، اللہ تعالی کا ذکر اس کے قُرب کا بہترین

---

(١) پ ٢٢، فاطر: ٤٤.

ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر ہمیشہ اور کثرت سے کرتے رہنا ہے، انسان کا ایک ایک سانس اللہ تعالیٰ کی یاد میں صَرف ہونا چاہیے، ایک لمحہ بھی غفلت کی نذر نہ ہو، ہمیں قرآن وحدیث سے یہی درس ملتا ہے۔

اے اللہ! ہمیں فضولیات سے بچا کر ہمیشہ ہر وقت، ہر حالت میں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، فرصت و مصروفیت میں، مجلس وتنہائی میں، زبان ودل اور دیگر اعضاء سے تیری یاد وذِکر کی توفیق وہمّت عطا فرما، ہمارے بے چین دِلوں کو چین وسکون عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.